

اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے
اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں (قرآن کریم پ ۱۷ رکوع ۲)



ذکری و سرقہ ذکری و سرقہ

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ

صدیق ٹرسٹ
نیم پلازا - نشتر روڈ کراچی۔



صدیق ٹرسٹ کراچی

اپنے بھٹکے ہوئے بھائیوں سے گزارش

کیا اسلام کا وہ طریقہ آپ کے لیے ناکافی ہے جسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے پیش فرمایا تھا۔ جس کو صحابہ کرامؓ، محدثین عظامؓ اور ائمہ دین نے بحفاظت ہم تک پہنچایا ہے۔ اس کو چھوڑ کر چند لوگوں کے خالص ذاتی مفاد کے لیے پیدا کردہ مذاہب کی آڑ میں پناہ لے رہے ہیں۔ خدا را اپنی جانوں پر رحم فرمائیں، اب بھی وقت ہے اسلام کی رحمت میں اب بھی آپ کو سایہ مل سکتا ہے، اپنی گزری ہوئی غوش فہمیوں اور فریب خوردہ زندگی سے توبہ کر کے اسلام کے حلقہ کو مضبوط پکڑ لیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی اس ارتداد کے جال سے نکالنے کی کوشش کریں۔

خدا را ان لوگوں کے جال میں نہ پھنسیں جو اپنی عاقبت تو ہر باد کر چکے ہیں اب آپ کی عاقبت کو بھی ہر باد کرنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔

خود تو دُوبلے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

— ذکر یوں کا خیر خواہ —
احتشام الحق آسیا آبادی
جامعہ رشیدیہ آسیا آباد

پیش لفظ

ذکری ————— ایک مذہب جس کا نہ کوئی نبی
ہے نہ کتاب نہ کوئی ضابطہ حیات ہے نہ ضابطہ اخلاق ————— بلکہ
حقیقت یہ ہے کہ ان کے مذہبی پیشواؤں نے اپنے مذہب کے عقائد و
اعمال سے متعلق کچھ لکھا بھی تو وہ قلمی بیاض کی شکل سے آگے نہیں بھیلایا
گیا، جس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ ذکرِ مِلّائی — خوب جانتے تھے
کہ ان کے مذہب کی حقیقت کچھ نہیں۔ اگر ان کی کتابوں میں مندرج عقائد
و اعمال عوام کا لالہ نام میں رائج کردہ خرافات کو کتابی شکل میں
شائع کر دیا گیا تو ان کا سارا پول کھل جائے گا اور ان کا اصل مقصد
یعنی ع

شاعری ہے اک بہانہ مانگ کھانے کے لئے

کھل کر ظاہر ہو جائے گی۔

اس فرقہ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد مہدی رسول اللہ

ہے۔ یہ فرقہ نماز کا شروع سے قائل نہیں ہے۔ ان کے روزے مسلمانوں
کے روزوں سے الگ ہیں اور حج بیت اللہ کے بجائے تہرت مکران میں

لے حال میں ان کے بعض نوجوانوں نے اردو زبان میں نشر و اشاعت کا کام شروع کر دیا

ہے جن سے متاثر ہو کر خود ان کے کچھ نوجوان مشرف یہ اسلام ہو گئے ہیں۔ ۱۲

ایک پہاڑ ہے جس کا نام ”کوہ مراد“ ہے۔ وہاں جا کر ہر سال حج کرتے ہیں۔
 اس فرقے کی تاریخ اور ان کے عقائد و نظریات کی تفصیل ہماری کتاب میں مل سکتی ہے۔ تاہم ذیل میں سرسری طور پر ان کے عقائد کا خلاصہ درج کر دیا ہے
 ذکرِ یوں کے عقائد (۱) سید محمد جوہنوری بنی آخر الزمان ہیں وہ زندہ ہیں۔
 (۲) قرآن مجید کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو سید محمد جوہنوری سے بواسطہ سید محمد اُمّی منقول ہو۔

- (۳) عباداتِ اسلامیہ نماز، روزہ، حج بیت اللہ وغیرہ سب منسوخ ہو چکے ہیں۔
 (۴) ذکر سارے عبادات کا قائم مقام ہے۔
 (۵) کوہ مراد حج کا قائم مقام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اپنے عام عقائد و نظریات کی بنا پر یہ فرقہ قادیانیوں سے ہزار درجہ بدتر ہے۔ قادیانی صرف تاویلی رنگ و روپ میں ختم نبوت کے منکر ہیں باقی نماز، روزے، حج وغیرہ سب مسلمانوں کے طرز پر کیا کرتے ہیں اور یہ ذکر کی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرنے کے ساتھ ساتھ خانہ کعبہ کے متوازی تربت میں کوہ مراد کو مقام حج بنا چکے ہیں۔ ہر سال وہیں جا کر حج کرتے ہیں بلکہ عرفات کے مقابلہ میں اپنا عرفات بنایا ہے۔ زمزم کے مقابلہ میں اپنا زمزم بنایا ہے حتیٰ کہ شریعتِ اسلامیہ میں حج کے لیے جن جن مقامات پر جانا پڑتا ہے۔ انہوں نے ان سب کی توہین کر کے ان کے قائم مقام یہاں پر بنائیے ہیں۔ معہذا یہ مسلمانوں کے طرز پر نماز، روزے اور دیگر عبادات کے قائل نہیں ان کے نزدیک ان سب کا قائم مقام ”ذکر“ ہے۔

ضروری اپیل | ۱۱ | چونکہ بلا شک و شبہ ذکرِ ی لوگ غیر مسلم ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے مملکت اسلامیہ پاکستان میں ان کی جداگانہ حیثیت متعین کر کے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس سلسلے میں آئین کی دفعہ موجود ہے (۲) تمام روئے زمین کے مسلمان بیت اللہ کو مقام حج اور قبلہ مانتے ہیں اور بیت اللہ شاعر اللہ میں ہے جس کی تعظیم بنص قرآنی فرض اور ضروری ہے اس لیے بیت اللہ کے مقابلے میں ”کوہِ مراد“ کو مقام حج قرار دینا، یہ نہ صرف اسلام کے ساتھ غداری ہے بلکہ یہ بیت اللہ شریف کی برسرِ عام توہین ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں بیت اللہ کی ایسی توہین پورے عالم اسلام کی غیرت کو ایک چیلنج ہے۔

اس بنا پر تمام مسلمانوں کے دل کی یہ آواز ہے کہ آئندہ کوہِ مراد میں جا کر کسی ذکرِ ی کو حج کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ اگر وہ مسلمان ہیں جیسا کہ ان کا دعوئے ہے تو انہیں حج بھی مسلمانوں کے ساتھ جا کر کرنا چاہیے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

احتشام الحق آسیا آبادی

جامعہ رشیدیہ - آسیا آباد

تحصیل تمپ (مکران ڈویژن)

یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ

مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۷۸ء

ذکری فرقة

سوال: بلوچستان اور خاص طور سے ضلع مکران میں ایک مہدوی فرقہ بنام ”ذکری“ مشہور و معروف ہے، یہ دراصل مہدویوں کی ایک شاخ ہے جو عرصہ تین چار سو سال سے ہے۔ ان کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات درکار ہیں۔

۱) ان سے رشتہ نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے بعض جہلاء ان سے رشتہ لیتے اور دیتے بھی ہیں۔

۲) اگر نکاح کر لیا ہو تو اب مسئلہ معلوم ہونے کے بعد کیا کرے؟

۳) بصورت افتراق اس نکاح سے جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ کس کے ہیں؟

۴) کیا یہ لوگ اہل کتاب شمار کیے جاسکتے ہیں؟ جبکہ یہ قرآن کو مانتے اور پڑھتے بھی ہیں اور منزل من اللہ سمجھتے ہیں۔

۵) انکے ہاتھ کا ذبیحہ کیسا ہے؟ جبکہ ذبح کے وقت کلمہ اور اللہ اکبر پڑھتے ہیں۔

الجواب بسم ملہم الصواب

سوالات کے جواب دینے سے قبل مناسب ہے کہ ذکری مذہب پر ایک

سرسری نظر ڈال لی جائے۔ آپ کو یہ سن کر تعجب ہو گا کہ ”ذکری مذہب“ ایک ایسا مذہب ہے جس کا کوئی ضابطہ حیات نہیں ہے بلکہ وقتی طور پر اس کے پیشوا جن کو ملائی کہا جاتا ہے۔ جو کچھ حکم دیدیں وہی ان کا دین ہے ان کے مذہب پر اگر کوئی کتاب اصولی طور پر ان کے مذہب کے بانی یا کسی اور پیشوا نے لکھی بھی ہے تو اوّل تو وہ قلمی ہے اور ایک دو نسخہ سے زائد نہیں مزید یہ کہ بہائیوں کی کتاب اقدس کی طرح وہ فضا ساز گار ہونے تک ہر عام نہیں لائی جاسکتی بلکہ وہ ایک دو نسخے ابّا عن جلی ان کے مذہبی پیشواؤں کے پاس منتقل ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

تاہم ان کے مذہبی عقائد جس حد تک ہمیں معلوم ہو سکے ان میں سے چند اصولی چیزیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد مذکورہ سوالات کے جوابات تحریر کیے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مہدوی فرقہ

ذکریوں کے عقائد ذکر کرنے سے قبل یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ”ذکری مذہب“ حقیقت میں فرقہ مہدویہ کی ایک شاخ ہے، مہدویہ فرقہ میران سید محمد جو پٹوری کی طرف منسوب ہے مختلف جگہوں میں اس کے مختلف نام ہیں کہیں یہ لوگ ”مہدوی“ کہلاتے ہیں کہیں ”دائرہ والے“ کہیں ”مصدق“ کہیں ”ذکری“ کہیں ”داعی“ اور کہیں ”طائی“ کا نام رکھتے ہیں۔

(مہدوی تحریک ص ۵)

مہدی جو نہ پوری

میراں سید محمد جو نہ پوری، جمادی الاولیٰ بروز پیر ۸۷ھ مطابق ۱۲۲۳ء جو نہ پور (دوآبہ) ہندوستان میں پیدا ہوئے مہدی تحریک (ص ۱۳۵) والد کا نام سید عبداللہ ہے۔ بارہویں پشت میں موسیٰ کاظم تک سلسلہ نسب جا پہنچتا ہے۔ والد کا نام آمنہ خاتون اور عرف آغا ملک ہے۔ (مہدی تحریک ص ۱۳۵) سندھ کے عوام سید محمد جو نہ پوری کو "میراں ساہیں" اور مکران و قلات و ایران کے "ذکری" "نور پاک" کے لقب سے ان کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جمادی الاولیٰ ۸۸ھ میں جو نہ پور کو چھوڑ کر مختلف علاقوں میں گشت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ۹۰ھ میں احمد نگر پہنچے اور ۹۰ھ میں حج کے لیے چلے گئے۔ نو ماہ مکہ معظمہ میں قیام رہا اور "رکن" اور "مقام ابراہیم" کے درمیان کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ میری ذات وہی ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انبیاء سابق نے جس کی آمد کی خبر دی تھی اور یہ کہا کہ مہدی آخر الزمانی میری ذات ہے۔

(تحریک مہدویت ص ۱۴۴)

شیخ محمد اکرام نے "رود کوثر" میں اس واقعہ کو اس طرح لکھا ہے: "۹۰ھ میں انہوں نے حج کیا اور مکہ معظمہ میں بھی مہدویت کا دعویٰ کیا" اس کے بعد واپس ہندوستان آئے۔ سب سے پہلے احمد آباد (گجرات) میں داخل ہوئے چنانچہ ۹۰۵ھ میں وہ موجودہ پاکستان کے علاقہ ٹھٹھہ میں آئے اور

یہاں تقریباً چھ ماہ قیام کیا۔ ٹھٹھ میں ان کی جائے قیام آج تک زیارت گاہ بنی ہوئی ہے۔

ٹھٹھ سے چل کر بلوچستان کے غیر آباد اور دشوار گزار راستوں سے ہو کر آپ اپنی کثیر جماعت کو ساتھ لے کر قندھار پہنچے، قندھار سے فراہ (جو اس زمانے میں ایران میں داخل تھا، اب افغانستان میں شامل ہے) آئے اور فراہ میں ۱۹ ذیقعد ۹۱ھ میں روزِ دو شنبہ انتقال کر گئے۔

(مہدوی تاریخ مختصراً ص ۷۶)

مہدی ہونے کا دعویٰ اور سلاطین کو دعوت نامہ

ذیل میں ہم ان کا ایک دعوت نامہ نقل کرتے ہیں جو انہوں نے مختلف امراء و سلاطین کو لکھا ہے۔ یہ خط شمس الدین مصطفائی نے اپنی کتاب ”مہدوی تحریک“ میں ”قول الحمود“ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ یہ خط مقام بڑلی (گجرات) سے ۹۰۵ء میں مختلف امراء و سلاطین اور خوانین کے نام جاری کیا گیا:

”اے لوگو! اس امر کو سمجھ لو کہ میں محمد بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم نام ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے ولایتِ محمدیہ کا خاتم اور اپنے نبی کی بزرگ امت پر خلیفہ بنایا ہے۔ میں وہی شخص ہوں جس کے آخری زمانے میں مبعوث ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے اور میں وہی ہوں جس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

و سلم نے دی ہے۔ میں وہی ہوں جس کا سابقہ پیغمبروں کے صحیفوں میں ذکر کیا گیا ہے، میں وہی ہوں جس کی اگلے اور پچھلے گمراہوں نے توصیف کی ہے۔ میں وہی ہوں جس کو رحمانی خلافت دی گئی ہے۔ میں اللہ کی طرف بصیرت پر مخلوق کو اللہ کے حکم سے بلاتا ہوں، میں اس دعوے کے وقت نشے کی حالت میں نہیں ہوں بلکہ باہوش ہوں۔ ہوش میں لائے جانے اور بیدار کیے جانے کا محتاج نہیں ہوں۔ اللہ کی طرف سے مجھے پاک رزق ملتا ہے اور مجھے سوائے اللہ کے کسی اور شے کی احتیاج نہیں، میں ملک و حکومت کا طالب نہیں ہوں اور نہ مجھے ریاست و سلطنت قائم کرنے کی خواہش ہے، میں امارت، ملک اور ریاست کو نجس خیال کرتا ہوں۔ دنیا کی محبت سے چھڑانا میرا کام ہے۔

میری اس دعوت کا باعث یہی ہے کہ میں اللہ کی جانب سے اس دعوت پر مامور ہوں، تاکید اور تہدید سے میں اپنی دعوت تم تک پہنچاتا ہوں۔ اللہ نے مجھے متفرض الطاعت بنایا ہے (یعنی میری اطاعت فرض ہے) میں تمام انس و جن کی طرف اس دعوت کو پہنچا رہا ہوں۔ اس مضمون سے کہ میں ولایت محمدیہ کا خاتم ہوں، میں اللہ کا خلیفہ ہوں، جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے

مجھ سے روگردانی کی گویا اس نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے روگردانی کی۔ اے لوگو! مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم کو چھٹکارا نصیب ہو۔ میری بات سنو اور میری پیروی کرنے میں جلدی کرو تاکہ تم فلاح پاسکو، جو کوئی میرا انکار کرے گا اور میرے احکام سے سرتابی کرے گا اس کو اللہ اپنی شدید پکڑ میں پکڑے گا۔ اے لوگو! اس دن کے عذاب سے بچو جس دن پہاڑ باریک ریت کی طرح پیس دیئے جائیں گے۔ تم اس دنیا سے اس حالت میں سفر مت کرو کہ ہلاکت میں گرفتار ہو۔ حسن ثواب آخرت اختیار کرو۔ اس ثواب آخرت کو کھوٹے داموں کے عوض نہ بیچو۔ تم سمجھا رہے ہو۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں بناوٹی ہوں اور میں اللہ تعالیٰ پر افترا کر رہا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تحقیق کرو اور اس بات کے لیے جدوجہد کرو۔ اگر تم نے میری بات پر توجہ نہ دی تو تمہارا جھٹلانا ثابت ہوگا۔ تم حق بات کی تحقیق پر قادر ہو اگر تم نے مجھے جھوٹ پر جھوٹ رکھا تو لازماً تم ماخوذ ہو گے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں اور اللہ شہادت کے لیے کافی ہے کہ میں امت محمدیہ کا دافع ہلاکت ہوں اور گمراہی سے بچانے والا ہوں۔ تم پر لازم ہے کہ دھوکے میں نہ رہو بلکہ میرے اقوال، افعال اور احوال کو قرآن پاک سے ملاؤ اور غور کرو۔ اگر میرا ہر کام اور میرا ہر حال قرآن کے مطابق ہے تو میرا کہا مانو، ورنہ مجھے قتل کر دو۔ یہی

تمہاری نجات کا ذریعہ ہے۔ اللہ سے ڈرو اور قلب عاجز سے
اس کی جانب متوجہ ہو جاؤ کیونکہ وہ مہربان اور متوجہ ہونے والا
ہے، وہ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے یہ بات نصیحت
ہے اس کے لیے جس نے قلب حاضر اور گوشِ واسے اس کو سنا
(آہ ہمدوی تحریک ص ۴۴ تا ۴۹ بحوالہ قول المجہود)

زینۃ مہدویت

سید محمد جوئی پوری کے والد کا نام عبد اللہ نہ تھا اور نہ ہی والدہ کا نام
آمنہ، بلکہ جب سید محمد نے مہدی ہونے کا دعویٰ کرنے کا ارادہ کیا تو یہ
خیال گزرا کہ حدیث میں مہدی کے والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ
آیا ہے اس لیے اپنے والدین کا نام تبدیل کر کے حدیث کی ان پیشگوئیوں
سے مطابقت اختیار کر لی جائے۔ چنانچہ اپنے والدین کے نام تبدیل کر دیے
جب وہ ان ناموں سے مشہور ہو گئے تو مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اس کے
ہمعصر مصنفین میں سے کوئی بھی والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ
نہیں لکھتا۔ بعض محققین کی عبارت درج ذیل ہے :

الجوئی پوری : سید محمد کاظمی الحسینی بن سید خان المعروف بڑھاولی
اور والدہ آقا ملک مہدی ہونے کا مدعی جوئی پوری میں بروز یکشنبہ ۲۴ جمادی
الاول ۱۲۸۷ھ، ۱۰ ستمبر ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوا۔ ہمعصر ماخذ میں سے کوئی
بھی اس کے والدین کے نام عبد اللہ اور آمنہ نہیں بتاتا۔ جیسا کہ مہدوی

ماخذ مثلاً سراج الالبصار میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ بظاہر اس کا مقصد یہ ہے کہ ان ناموں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ناموں جیسا بنادیا جائے تاکہ حدیث کی بعض پیشگوئیاں جو نیپوری پر ٹھیک آسکیں علی شیر قانع تحفۃ الکرام اور خیر الدین الہ آبادی کے جو نیور نامہ میں ان ناموں کا ذکر ہے۔ یہ بعد کی تالیفات ہیں اس لیے معتبر نہیں۔

دائرہ معارف اسلامیہ اردو ص ۵۲ ج ۷، دانش گاہ پنجاب (لاہور)
علامہ عبدالحی بن فخر الدین الحسینی اپنی مشہور کتاب ”نزہۃ الخواطر“ کے سلسلہ نمبر ۴۸۶ میں لکھتے ہیں :-

الشیخ الكبير محمد بن يوسف الحسيني الجونپوري المتمدني
المشهور بالهند ولد سنة سبع واربعين وثمان مائة بمدينة
جونپور ونزہۃ الخواطر ص ۳۲ ج ۴) اسی کتاب میں آگے چل کر ان
کی مزید نقاب کشائی کرتے ہیں۔ قال البورجاء الشاہجہان پوری فی
المہدیۃ المہدویتہ ان الجونپوری لم یمنع اصحابہ عن ذالک
راى عن نسبتہ الی المہدی الموعود (مولف) وبطل اسم ابیہ
بحید اللہ واسم امہ بآمنہ واشاعہا فی الناس وصنف کتاباً
فی اصول ذالک المذہب۔

نزہۃ الخواطر ص ۳۲ ج ۴ مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن)
ملا عبد القادر بدایونی کی فارسی تاریخ ”منتخب التواریخ“ کے مترجم محمود
احمد فاروقی نے حاشیہ میں لکھا ہے — ”سید محمد جونپور کے رہنے والے تھے۔“

ان کے والد کا نام یوسف تھا، ایک مجذوب شخص دانیال کے مرید و خلیفہ ہوئے
(ترجمہ منتخب التواریخ ص ۲۱)

بہر حال سید محمد جوہنپوری کے والد کا نام یوسف یا سید خان یا سید محمد
یوسف خان، لیکن اتنی بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ والد کا عبداللہ
نام مہدویت کے شوق کے بعد رکھا گیا ہے۔ ایسے ہی والد کا اصل نام
آقا ملک تھا جسے ہوس مہدویت نے آمنہ سے بدل دیا اور آقا ملک
د آغا ملک کا عرفی نام تجویز کر دیا۔ اس سے قارئین حضرات بخوبی اندازہ
لگا سکتے ہیں کہ سید محمد جوہنپوری نے جس طرح والدین کے نام بعد میں
نقلی تجویز کر ڈالے، ایسے ہی دعویٰ مہدویت بھی نقلی ہے جسے بالفاظ
دیگر مصنوعی مہدی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

ذکری مذہب

یہاں یہ بات ثابت ہو گئی کہ سید محمد جوہنپوری نے مہدی آخر
الزمان ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اب ہم مذہب ذکری کے متعلق کچھ
مختصر اعرض کریں گے۔

یہ لوگ اس کے قائل ہیں کہ سید محمد جوہنپوری مہدی آخر الزمان ہیں
نیز اس کو رسول بھی مانتے ہیں چنانچہ ان کا کلمہ اہل اسلام کے کلمہ سے
برعکس یہ ہے: لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی صمد اللہ۔

(ربوہ چٹان گزیر جلد ۱ آرہیوز پبلشر ۱۹۰۷ء مکران ص ۱۱۹)

نیز یہ کبھی اپنا کلمہ لویں بھی پڑھتے ہیں:

لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ (ملت بیضا)

یہ لوگ اپنے پیغمبر کو عام طور پر محمد مہدی اٹکی کہتے ہیں ان کا خیال ہے کہ ان کا پیغمبر محمد مہدی اٹکی پنجاب سے مکران آیا تھا، وہ ایک نور تھا جو ظاہر ہو کر ان کے بزرگوں کو دین کا راستہ بتا کر رُوپوش ہو گیا۔ ان کا خیال ہے کہ اس واقعہ کو چار پانچ سو سال گزر چکے ہیں اور ان کے تفصیلی حالات (مہدی نامہ) میں لکھے ہیں مگر وہ یہ کتاب کسی کو نہیں دکھاتے یہ کتاب فارسی زبان میں ہے۔ (ماخوذ از ملت بیضا ص ۱۷)

لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے، یہ محمد اٹکی، سید محمد جوہنپوری ہی کو کہتے ہیں اور ہم یہ بھی بتا چکے ہیں کہ سید محمد جوہنپوری مکران کے علاقے میں گئے ہی نہیں، بلکہ جب پنجاب (ہند) سے نکلے تو بلوچستان کے اس راستے سے گئے جو قندھار جاتا ہے، پہلے قندھار اور پھر (فراہ) چلے گئے اور فراہ میں ہی انتقال ہوا، اس لیے مکران میں ان کے آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ابو سعید بلیدی جو سید محمد جوہنپوری کے ہاتھ پر بیعت ہوئے تھے ان کے ہاتھوں مکران میں یہ فتنہ آیا۔ یہ وہ زمانہ ہے جب کہ اس علاقے میں بلیدیوں کی حکومت تھی، یہ پندرھویں صدی عیسوی کا زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں ایران پر صفوی خاندان

کا شاہ اسماعیل صفوی جو غالی شیعہ تھا فرمانروا تھا اور ترکی میں سلطان سلیم اول کی حکمرانی تھی۔ پرتگیز، ولندیزی اور انگریز اسے زمانے میں بحیرہ عرب سے ہندوستان میں تجارت اور سیاسی قسمت آزمائی کرنے میں مصروف تھے۔ ان کی وجہ سے ہندوستان کے عازمین حج کو کافی دقت اٹھانی پڑی۔ یہ تفصیلات مہدی تحریک سے متعلق تقریباً سب ہی کتب میں لکھی ہیں۔

ذکر یوں کے عقائد

مہدی اور ذکر ی فراتے کے تاریخی حالات پیش کرنے کا یہاں موقع نہیں ہے، چند باتیں بطور پس منظر و اظہار حقیقت ذکر کر دی گئی ہیں۔ اب ذیل میں ان کے چند عقائد ذکر کیے جاتے ہیں :-

① ذکر یوں کا کلمہ الگ ہے

ذکر یوں کے کلمہ سے متعلق کچھ حوالے

ہم پیچھے ذکر کر چکے ہیں۔ مزید حوالے ملاحظہ ہوں :

”اول آنکہ فرقہ داعیان کلمہ طیبہ را بدین طریق میگویند
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ مَّهْدِي رَسُولُ اللَّهِ

(عمدة الوسائل ص ۱۶)

ان کے جدید کلمے میں نور پاک کا حوالہ بھی ہے (میں ذکر می ہوں ص ۳۱)
 نیز ذکر می اور داعی لوگ "رسول اللہ" کی جگہ بسا اوقات "امر اللہ" یا "مراد اللہ"
 بھی کہتے ہیں، ان کا ایک کلمہ وہ ہے جسے وہ اپنی پنجگانہ تسبیحات میں
 پڑھتے ہیں۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ نور محمد
 مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین (ترجمہ) اللہ کے
 سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ ہے، برحق ہے، ظاہر ہے، نور محمد
 مہدی اللہ کے رسول ہیں، جو وعدہ کا سچا اور امانت دار ہے۔
 (ذکر توحید ص ۱۶۱۴ و مہدوی تحریک ص ۴)

(۲) نماز کے منکر ہیں
 یہ لوگ نماز کے منکر ہیں اور نماز
 کی بجائے پانچ وقت ذکر کرتے
 ہیں۔ (میں ذکر می ہوں ص ۴)

دویم آنکہ داعیان در آدائے نماز پنجگانہ پیراہ انکار و اعراض
 آمدہ اندومی گویند نماز یکے شمار دماں میخو انند در پنج وقت
 علی التبعین فرض فجر و ظہر، عصر و مغرب و عشاء ثبوتی ندارد و
 خداوند تعالیٰ حکم عدم قرب نماز داده است بمقتضائی آیت
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَتَرْجَعُوا
 نزدیک مشوید نماز را (عمدة الوسائل از مولانا محمد موسیٰ صاحب ص ۱۴)

(مگر ان تاریخ کے آئینہ میں صلا وغیرہ)

سویم آنکہ

مذہب والا

(۳) رمضان کے روزے کے منکر ہیں

داعیان در ماہ صیام رمضان المبارک روزہ نبی دارند در تمام
ماہ رحمن و شہر سبحان بشوق و ذوق در خوردن و چریدن مشغول
اند۔ از فرضیت صیام منکر اند و میگویند کہ خداوند تعالیٰ گفته است
بخورید و نبوشید خطاب بہا داعیان کردہ است قَالَ اللہُ تَعَالٰی کُلُوا
وَأَشْرَبُوا۔ آہ گفت خداوند بخورید و نبوشید ہر آں عمل کہ خداوند
بجا آورده در ماہ رمضان خورد و نوش داریم۔

(عمدة الوسائل ص ۱۲)

نیز ذکر لیں کی اپنی کتاب "میں ذکر می ہوں" میں لکھا ہے کہ
وہ رمضان کے بجائے دوسرے دنوں میں تین ماہ آٹھ دن روزہ
کے قائل ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہر دو شنبے ایام بیض اور ذی الحجہ
کے آٹھ، یہ کل تین ماہ آٹھ دن ہو گئے۔

میں ذکر می ہوں ص ۱ و ص ۳۸، ۳۹ ج ۱)

یہ لوگ ذکر می اور

داعی) حج بیت اللہ

(۴) حج بیت اللہ کے منکر ہیں

کے منکر ہیں اور خانہ کعبہ کو قبلہ تصور نہیں کرتے۔ حج بیت اللہ
کے بجائے کوہ مراد میں جا کر حج کرتے ہیں، جو تربت (ضلع کمران)
کے قریب ایک میل کے فاصلے پر ایک پہاڑ سے (ماخوذ مہدی تحریک ص ۱۲)

مولانا محمد موسیٰ صاحب رشتی لکھتے ہیں :

”چہارم آنکہ منکر بیت اللہ خانہ کعبہ شریف بقصد زیارت
ہستند رالی قولہ، وہ کوہ مراد را کہ ذکر آن گزشتہ بود قبلہ
خود مقرر کردہ اند رالی قولہ)

یہ لوگ ۷۲ رمضان اور نہم و دہم ذی الحجہ کو زیارت کے بہانے
جج کرتے ہیں (مہدوی تحریک ص ۷۷ سپانامہ آل پاکستان مسلم ذکری
انجمن ص ۱۰، ۱۱)

برائے زیارت و طواف کوہ مراد فراہم و جمع می شوند (عمدة الوسائل ص ۲۹، ۳۰)

(۵) کعبۃ اللہ کے قبلہ ہونے کے قائل نہیں

مولانا محمد موسیٰ عمدة الوسائل میں لکھتے ہیں :

”ایضاً پنجم آنکہ از توجہ بطرف کعبہ ضرورت عبادت ندانند، میگویند
ملائیان فَاٰیْتَاکُمْ لَوْ کُنَّا فَنَحْمَدُ وَنُحِبُّ اللّٰهَ لَیْسَ ہر جا کہ روی آرید
لَیْسَ آسَخَا خدائی تعالیٰ ہست، لہذا توجہ کعبہ قبلہ ضرورت ندارد۔
(عمدة الوسائل ص ۳۱)

دین یا مذہب

عام لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لیے دین و مذہب کی عجب
تقسیم کر کے لکھتے ہیں :-

ہم مسلمانوں کا دین ایک اسلام ہے، لیکن مذہب الگ الگ ہیں۔
 جیسا حنفی، حنبلی، مالکی، شافعی، حنفی، شیش امامی، ذکرہ اور اہلحدیث
 وغیرہ وغیرہ۔ ہمارا اور ان سب کا دین اسلام ہے اور جو اسلام
 سے خارج ہے وہ کافر ہے۔ (میں ذکرہ ہوں ص ۱ ج ۱)
 یہ عجب اتحاد اسلام ہے کہ کلمہ مسلمانوں سے الگ ہے۔ نماز، روزہ
 حج جیسے اصول اسلام کے منکر ہیں، مگر مسلمان ہیں۔

عبادات کا ذکرہ نخل

کتاب "میں ذکرہ ہوں" کا مصنف عبادات کے بارے میں اپنا
 نظریہ لیں لکھتا ہے:

"میری عبادت یہ ہے، ذکر خداوندی پانچ وقت، رکوع اور
 سجدے تین وقت اور روزہ ہم سب مذہبوں سے زیادہ لکھتے
 ہیں، یعنی سال میں تین ماہ آٹھ دن اور زکوٰۃ چالیس پر ایک
 اور عشرہ یعنی دسواں حصہ ہر آبادی پر یا کمائی پر اور یہ ہم
 فرض جانتے ہیں۔" (میں ذکرہ ہوں ص ۱ ج ۱)

"ذکرہ" غسل بعد جماع و احتلام کے قائل نہیں

(دعمۃ الواصل ص ۳۱) میت کے لیے نماز جنازہ

ان کے علاوہ

کے قائل نہیں صرف دعا کرتے ہیں جو ذکر خانہ میں ہوتی ہے۔ (میں ذکرہ ہوں)
 ص ۱ ج ۱

ان کے علاوہ اور بھی کئی خرافات ہیں جن کا تحریر میں لانا مناسب نہیں

چوگان یا ندی رقص

اس سے قبل کہ ہم استفادہ مندرجہ سوالات کا جواب دیں ،
ذکر مذہب کے ایک سماجی رقص کا تذکرہ کرتے ہیں :-

چوگان | یہ ایک قسم کا سماجی رقص ہے جسے مذہبی رنگ سے
دیا گیا ہے ، یہ چوگان چاندنی راتوں اور مقدس
راتوں میں بالعموم کھلے میدانوں میں ہوتا ہے ۔ جوان بچے اور بوڑھے
سب اس میں بڑے انہماک سے حصہ لیتے ہیں ۔ چوگان میں شریک ہونے
والے ایک دائرے میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور وسط میں کوئی
خوش گلو مرد یا عورت جو چوگان کے قدموں اور حرکتوں سے کما حقہ
واقف ہوتا یا ہوتی ہے کھڑے ہو کر صفت مہدی اور حمد خدا کے
اشعار پڑھنا شروع کرتے ہیں اور تمام شرکا ، جنہیں چوابی کہا جاتا ہے
شاعر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر حرکت میں آ جاتے ہیں اور شعر
کا آخری مصرع بہ یک زبان دہراتے ہیں ۔ چوگان میں کسی قسم کا آلہ موسیقی
استعمال نہیں کیا جاتا ۔

چوگان کے بول تین طرح کے ہوتے ہیں ، دو چابی ، سہ چابی اور
چار چابی ، مثلاً ہا دیا مہدیا ، نازنین مہدیا ، الشدیک ، مہدی برحق یاراں

ہمدیا، بلوٹیت، ہمدی منی دل مراد وغیرہ (ہمدوی تحریک ص ۷۲)
 مذکورہ چوگان (سماجی رقص) میں یہ لوگ دائرے کی شکل میں کھڑے
 ہوتے ہیں۔ جب چوگان کے بول بولے جاتے ہیں تو رقص کی طرح
 وہ اوپر نیچے ہو جاتے ہیں اور آگے پیچھے اس طرح سے ہٹتے جاتے
 ہیں کہ دائرہ اپنے حال پر باقی رہتا ہے۔ ذکر یہ مذہب میں یہ
 رقص بہت بڑا ثواب ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کے ثواب
 کا تو کوئی اندازہ نہیں، اس کے تماشائی بھی بہت بڑا ثواب کماتے ہیں۔
 ایک عزیز نے بتایا کہ انہوں نے دو مدعی "ہمدی آخر الزمان"
 دیکھے ہیں..... ذکر یوں کی طرح انہوں نے بھی اپنے ماننے
 والوں کی اصلاح کے لیے اسی سے ملتا جلتا ایک رقص اختیار
 کیا ہوا ہے جس میں حسب ضرورت عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ مذکورہ
 بالا دو ہمدیوں میں سے ایک کا رقص اکثر پیشتر پچھلی رات کو ہوتا ہے
 اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو خود ناچنے اور لوگوں کو ناچانے کا
 شوق ہوا تو اپنی اس ہوس اور خواہشاتِ نفسانی کو پورا کرنے کے لیے
 ہمدیت کا جال استعمال کیا غ

دل کے بہلانے کو یہ چال بھی کیا خوب چلی

یہ لوگ، سید محمد جو نپوری کے ایک جیلے سے اپنے دائرہ یا مذہبی رقص
 پر استدلال کرتے ہیں۔ اگرچہ سید محمد جو نپوری کا اصطلاحی دائرہ کسی اور
 ڈھنگ کا تھا، وہ قول یہ ہے :

”میرے دائرے کا کتا بھی ضائع نہیں ہوگا۔“

(مہدویت تحریک ص ۷۷)

ذکرِ کافر ہیں | ذکرِ ی چونکہ محمد مہدی کو رسول مانتے ہیں،
اس کے نام کا کلمہ بھی پڑھتے ہیں، اور
اصولِ اسلام نماز، روزہ، حج وغیرہ کے منکر ہیں۔ اس لیے ان کے
کافر ہونے میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں۔

آدم برسرِ مطلب

اس تفصیل کے بعد اب مختصراً مطلوبہ سوالات کے جوابات
ملاحظہ ہوں :-

① ذکرِ یوں سے نکاح جائز نہیں ہے۔ قال فی الدر (و)
حرم نکاح (الوثینۃ) قال فی الشامیۃ تحت (قولہ
الوثنیۃ) ویدخل فی عبدۃ الاوثان عبدۃ الشمس
والی قولہ) وفی شرح الوجیز وکل مذاہب یکفر
بہ معتقدہ آہ قلت وشمّل ذلک الدروز و
النصیریۃ والتیامنۃ فلا تحل منا کحتہم وتوکل
ذ بیعتہم لانہم لیس لہم کتاب سماوی۔

(الشامیۃ ص ۳۱۴ ج ۲)

(۲) چونکہ نکاح شروع سے ہوا ہی نہیں، اس لیے علیحدگی اختیار کر لی جائے اور اتنی مدت ہو بلا نکاح میاں بیوی کی صورت میں ایک ساتھ رہے اس سے تو یہ کہہ لیں۔

(۳) جو بچے پیدا ہوئے ہیں وہ ولد الزنا ہیں۔ ان کا نسب ثابت نہیں، چونکہ ان کا باپ نہیں اس لیے ماں کی کفالت میں رہیں گے۔ باپ کے ساتھ ان کی وراثت کا کوئی تعلق نہیں۔

(۴) اہل کتاب وہ ہیں جو کسی سچے رسول کی طرف منسوب ہوں اور ذکرِ مذہب والے محمد مہدی کو رسول مانتے ہیں جو ان کے کلمہ لا الہ الا اللہ اور پاک محمد مہدی رسول اللہ سے صاف ظاہر ہے، حالانکہ سید محمد جو پوری نبی نہیں، اس لیے یہ لوگ اہل کتاب نہیں۔

(۵) ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔ عبارت سوال کے جواب میں ملاحظہ ہو۔ ذبیحہ کے حلال ہونے کے لیے صرف کلمہ اور اللہ اکبر کہنا کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے مسلمان یا اہل کتاب ہونا لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) رشید احمد عفی عنہ

یکم ربیع الثانی ۱۴۰۶ھ

اطلاع عام

- ① ٹرسٹ کسی قسم کا کوئی چندہ وصول نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے کا اختیار ہے۔
البتہ کار خیر اور صدقہ سہاری میں شرکت کے لیے دعوت عام ہے تبلیغ دین اور اصلاح معاشرہ کی کوشش کرنا فی زمانہ فرض عین ہے۔
- ② جو اصحاب خیر حصہ لینا چاہیں براہ راست بذریعہ بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر اپنے عطیات روانہ کر سکتے ہیں یا ہمارے اکاؤنٹ نمبر ۷۵۵ حبیب بینک لمیٹڈ بسبیلہ براج نیشنل روڈ کراچی میں جمع کر سکتے ہیں کراچی سے باہر کے چیک قبول نہیں کئے جائیں گے۔
جو اصحاب ہر ماہ رسائل کے طالب ہوں وہ کنیت اختیار کر سکتے ہیں۔ کنیت فارم کے ہمراہ ایک صد روپیہ سالانہ پاکستان میں اور تین صد روپیہ سالانہ بیرون پاکستان کے لیے ضروری ہیں زیادہ جو بھی ہو وہ صدقہ جاریہ کے لیے عطیہ ہوگا۔
عطیہ کنیت کسی قسم کی فیس یا کتب و رسائل کا بدل نہیں بلکہ صدقہ جاریہ میں شرکت ہے اس کا مقصد صرف رضا الہی کا حصول ہونا چاہیے۔
- ③ یہ رسائل رعایتی قیمت پر حاصل کر کے اپنے حلقہ احباب برادری اور طلباء میں تقسیم کیجئے۔ دین کا علم سیکھنے اور سکھانے کا یہ سہل طریقہ ہے۔
اردو کے علاوہ عربی فارسی انگریزی سندھی بلوچی پشتو گجراتی تراجم بھی دستیاب ہیں۔
- ④ رسائل کی مفت تقسیم شفا خانوں جیلوں اور فوج اور پولیس کے جوانوں تک محدود ہے دیگر حضرات یا ادارے فہرست کے مطابق قیمت ادا کر کے طلب کر سکتے ہیں پاکستان میں وی پی طلب کیا جاسکتا ہے۔
- ⑤ اراکین کے لیے ضروری ہے کہ خط و کتابت میں اپنا کنیت نمبر تحریر فرمائیں۔ دیگر حضرات مکمل نام و پتہ خوشخط تحریر فرمائیں ورنہ تعمیل ممکن نہ ہوگی۔
- ⑥ قرآن کریم تفاسیر احادیث شریفہ اور دینی کتب نیز ہمارے شائع کردہ رسائل کی فہرست طلب فرمائیے۔